

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں پبلک ایڈمنسٹریشن کے بہتر تصور کو یقینی بناتی ہیں،

تعارف:

پبلک ایڈمنسٹریشن کا بہترین تصور اسلامی نظام ریاست ہے جو کہ جوہر سے سو سال پہلے نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین نے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اور خلفائے راشدین نے اپنے عہد کے حوالے سے غایاں حکمرانوں کی بنیاد رکھی۔ جن میں داخلہ، خارجہ، خزانہ، پوسٹل سروسز کے محکمہ حاکم کے ساتھ عدالتی اور تعلیمی نظام غایاں تھے اس کے علاوہ معاشی اور معاشرتی اصلاحات کیں۔ سرکاری ملازمین انیسویں محکمہ حاکم کو جلاتے ہیں ان کی ذمہ داریاں اس کی بابت کو یقینی بناتی ہیں کہ جو نظام ریاست کا تصور اسلام نے دیا ہے اس پر عمل ہو۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے

کہ امانتیں اہل لوگوں کے سپرد

کر دو اور جب تم لوگوں کے درمیان

فصلہ کرو تو عدل و انصاف سے تمہارے (النساء)

اسلام میں انتظامی ادارے اور ان کی ذمہ داریاں

ملاؤں نے جہاں پر دنیا کے مسلمانوں کو حیدر و رسالت

کے واضح حکم اور رکھے ویاں پر انتظامی حوالے سے بھی

کئی ایسے ادارے قائم کیے

حکمہ سرکاری خط و کتابت:

اس حکمہ کے تحت رسول اللہ ﷺ

کے سامنے پیش آمدہ معاملات و معاملات کے احکام اور

فیصلہ لکھو جاتے، ہر قسم کے سرکاری کاغذات اور

معاملات کو لکھا جاتا۔ مردم شماری اور مظاہر قبائل

کو سرکاری ہدایات بھیجنا بھی اس شعبہ کا کام تھا۔

اس حکمہ کے ملازمین کی ذمہ داریاں آج بھی

معاملات کے احکامات اور فیصلہ لکھو جاتے ہیں۔

حکمہ احساب:

اس حکمہ کے تحت لوگوں کے اخلاق

کی نگرانی و اصلاح، سرکاری افسران کی تربیت اور ان

کا محاسبہ ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی بد عنوانی کا خاتمہ بھی

اس حکمہ کی ذمہ داریوں میں ہے۔

ارشاد الہی ہے:

ترجمہ: ”اگر ہم ان لوگوں کو اقتدار دیں گے تو یہ

غماز قائم کر لیں گے، زلۃ دل گے اور لوگوں کو

اچھا نہیں مانتے، دل کے ادراکوں سے روکیں گے۔“

رسول اللہ ﷺ عام طور پر لوگوں کے اخلاق اور دینی
فریض کے متعلق وقتاً فوقتاً احتساب فرماتے رہتے تھے
اور اس کے ساتھ خدا کے احکامات کی پابندی کا حکم بھی
دیتے۔

۱۳) حکم داخلہ :-

ملاک میں امن و امان قائم کرنا، نظم و ضبط
لرقرار رکھنا اور اسے سیاسی و معاشرتی انتشار سے بچانے کے
لیے پالیسی کا انتظام پر ریاست کی ایک بنیادی
ضرورت ہے۔ یہ ضرورت ریاست نبویؐ کو بھی تھی لیکن
اسی شدید نہیں تھی دنیاوی ریاستوں کو پیش آتی
ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے عرب کے جنگ و قبائل میں
قتل و غارت کو ختم کر کے امن و سلامتی کی فضا قائم کی تھی۔
اس حکم میں کام کرنے والے ملازمین کا کام ہی امن
و سلامتی قائم کرنا ہی ہے۔

۱۴) حکم خارجہ :-

آپ ﷺ کی کوششیں صرف داخلی امن
و امان کے قیام، عدل کے فروغ اور فتنہ و فساد کے دفعیہ
تک محدود تھیں اور نہ ہی آپ ﷺ کا مقصد قومی مفاد کا
تحفظ تھا بلکہ آپ ﷺ کی حکومت کا قیام تمام انسانوں
کی فلاح و خیرات کے لیے عمل میں آنا تھا۔ آپ ساری

دنیا کو امن و سلامتی سے ہم کنار کرنے آئے تھے۔
 چنانچہ اس حکم کا مقصد بیرونی ممالک سے خط و کتابت
 کے ذریعے رابطہ کرنا، انہیں دین کی حق کی دعوت دینا،
 غیر ملکی زبانیں سیکھنا تاکہ ملکی سفارتی کاموں میں آسانی
 ہو۔ قابل توجہ سفیروں کا انتخاب کرنا جو اس کا
 حق ادا کر سکتے ہوں۔

روابطہ کے استحکام اور تعلقات کی بہتری کے سلسلے
 میں یدایا اور مخالف کا بھیجنا بھی عالمگیر روایات میں
 شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تحفے اور یدایا کا تبادلہ
 نہ صرف دوست یا ہم خیال ممالک کے ساتھ کیا بلکہ
 دشمن ممالک کو بھی یدایا کرنے میں تعلق نہیں برتا۔

(۵) **حکمہ مالیات:**

قرآن جس طرح اپنے نظام ریاست
 کی بنیاد حاکمیت باری تعالیٰ پر رکھتا ہے۔ اسی طرح
 نظام معیشت کو بھی الہامی ضابطوں اور خدا پرستانہ
 تصور اخلاق پر استوار کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تمام
 تر کوششیں (بس بات) یہ تھیں کہ معاشی انصاف بغیر
 کسی جبر کے قائم کیا جائے۔ جس کے لیے یہ فریضہ
 تھا کہ افراد معاشرہ کی ذہنی و اخلاقی تربیت ہو
 اور قانون کی مداخلت کم سے کم ہو۔

حاصل کے بغیر کوئی بھی حکومت اور اس کا نظم و نسق نہیں
چلا پا جا سکتا کیونکہ جس طرح ہر شخص کو اپنی زندگی
گزارنے کے لیے دولت کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح حکومت
کو بھی ایسے فرائض انجام دینے کے لیے رقم کی ضرورت ہے۔
ریاست مدینہ کے اہم مالیاتی حواصل کے ذرائع:
غنیمت، فے، خراج، حزیہ، زکوٰۃ اور صدقات
تھے۔

(۶) عدالتی نظام:

رسول اللہ ﷺ بحیثیت سپرہا رہ ریاست،
معاشرہ میں عدل و انصاف کے قیام و احرا کے ذمہ دار تھے اور
اسی لیے جسٹس ڈیپارٹمنٹ اہم ترسں تھا۔ عبد تبوی
میں عدالت و قضا کے عام اختیارات اور قانون اسلامی
کا تفسیر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں تھا۔

ترجمہ: مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ تمہارے درمیان

عدل قائم کرو۔ (القرآن)

(۷) تعلیمی نظام:

قرآن ہی سے رسول اللہ ﷺ بنیادی
طریقہ معلم انسانیت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اس کے تحت
تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیہ نفس آپ ﷺ کا
بنیادی کام تھا۔ آپ ﷺ نے خود بھی یہ اعلان کیا تھا۔

Date: _____
ترجمہ: "بلاشبہ میں تو معلم ہی بنا کر بھی گیا ہوں۔"

۱۸ دفاعی نظام:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سالہ زندگی
زندگی میں 83 کے قریب غزوات و سرایا ہوئے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں فتوحات کے سلسلے کی پوری
تاریخ انسانیت میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جدید انتظام ریاست میں دفاعی نظام میں
احییت رکھنا ہے۔ ممالک کی سرحدوں کی حفاظت کرنا
یہ دفاعی نظام میں شامل ہے۔

خلاصہ بحث:

اس بار میں کوئی شک نہیں کہ
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخصتے راشدین نے
اس وقت کی موجود دنیا میں سب سے بہترین ادارے
نے صرف قائم کی بلکہ عملاً چلا رہی دکھائی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں خلعت میں رہے، وہاں سے
نکلے تو دنیا کو ایک بہترین قوم، ایک بہترین حکومت اور
ایک بہترین آئین عطا کیا۔ سرکاری ملازمین کو وہ
تمام اصولوں پر عمل کرنا چاہیے تاکہ انتظام ریاست
اس اسلامی تصور پر چلے جو ریاست نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذریعے ہم تک پہنچی۔

س 3 #

اسلام میں احساب سماجی کنٹرول اور خوشحالی معاشرے کی ضمانت دیتا ہے۔ بحث کریں۔

تعارف:

کسی حکومت کا قانون و آئین گو کیا ہی مرتب و منظم ہو، اگر ذمہ دار حکام کی نگرانی اور ان پر نکتہ چینی و تنقید کا اہتمام نہ ہو تو یقیناً تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ احساب کے بغیر کوئی معاشرہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ ذاتی معاملات میں آپ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} اور خلفائے راشدین کا نرہی شیوہ تھی لیکن انتظامی معاملات میں وہ کسی قسم کی نرہی کبھی بھی روا نہ رکھتے تھے۔ اس لیے احساب کسی بھی معاشرے کے لیے خوشحالی کی ضمانت ہوتا ہے۔

احساب کا مفہوم

احساب کا لفظی معنی حساب دینا

کے ہیں۔ مفہوم کے مطابق "ذمہ داری کا جواب دینا"۔

احساب کرنے والے کو محاسب کہتے ہیں۔

احساس سماجی کنٹرول اور خوشحالی معاشرے کی ضمانت:

بھلائی پر کاربند ہونا اور برائیوں سے اجتناب معاشرے کے قیام و استحکام کی بنیاد ہے۔ انبیاء کرامؑ کی بعثت بھی اسی مقصد کے لیے ہوئی رہی۔ جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ احساس کی صورت میں ادا نہ ہو رہا ہو تو اس سے دین اور ریاست کی قوت منتشر ہو جاتی ہے۔ لوگ من مانیوں کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معاشرے کے کردار اور بد عنوان لوگ لوگ لوگ ہمارے ذریعے نا جائز دولت اکٹھی کرتے ہیں اور خریب و کمزور لوگ مصیبت کے حال میں بیٹھے چلے جاتے ہیں اور یوں پورا معاشرہ شردنسا کا شرفقہ بن جاتا ہے۔

ترجمہ:

”لوگوں کے لئے ان کے حساب کا وقت خریب آ رہا ہے، مگر وہ غفلت میں بڑے منہ پھرے ہوئے ہیں۔“

Date: _____

احتساب اور عدل کا ماہی تعلق

احتساب اور عدل کا ایک گہرا تعلق

ہے۔ احتساب عدل ہی کی ایک شاخ ہے۔ کسی بھی اسلامی مملکت میں قائم ہونے والے اختراعی اداروں میں "حسبہ" کی اہمیت و افلاحت مسلم رہی ہے۔ معاشرتی بدعنوانیاں اور سرریس کا خاتمہ احتساب کے ذریعے اس وقت ہونا ممکن ہے جب محسب کا فیصلہ ڈائریکٹرز و مینجمنٹ ہو۔